خالہ کے بیٹے کی بیٹی سے نکاح کا حکم

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3586

تاریخ اجراء: 22 شعبان المعظم 1446ھ / 21 فروری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا خالہ کے بیٹے کی بیٹی سے نکاح ہو سکتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! اپنی خالہ کے بیٹے کی بیٹی سے نکاح جائز ہے بشرطیکہ کوئی وجہِ حرمت یعنی رضاعت یا مصاہرت وغیرہ نہ ہو کیونکہ جن عورتوں سے نکاح حرام ہے قرآن پاک میں ان کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے اور یہ ان عورتوں میں سے نہیں۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ حرمت کے اصولوں میں یہ قاعدہ مذکورہ ہے کہ اپنی اصل بعید کی فرع بعید حلال ہوتی ہے جبکہ وہ اپنی اصل قریب کی فرع نہ ہو، اور خالہ کے بیٹے کی بیٹی، اپنی اصل بعید یعنی نانا کی فرع بعید ہے پس اگر یہ اپنی اصل قریب کی فرع نہ ہو تو اس سے نکاح حلال ہے۔ اصل قریب کی فرع ہونے کی یہاں صورت یہ ہو سکتی ہے کہ خالہ کے بیٹے نے اس کی بہن سے نکاح کیا ہے، تو اس صورت میں وہ اپنی اصل قریب یعنی والد کی فرع بھی ہے تو اس سے نکاح حلال نہیں۔

جن عورتوں سے نکاح نہیں ہو سکتا ان کی تفصیل بیان کرنے کے بعد قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے: (وَ اُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ) ترجمہ کنز الایمان: اور اُن کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں۔ (پارہ 05، سورۃ النساء، آیت: 24)

خالہ کے بیٹے کی بیٹی حرام کردہ رشتوں کے علاوہ ہے چنانچہ الدر المنتقی فی شرح الملتقی مع مجمع الانھر میں اور البنایۃ شرح ہدایہ میں ہے ”: حرم اللہ العمۃ والخالۃ ولم یحرم بناتھما وکذا اولادھم وان سفلوا یجوز التناکح فیما بینھم“ ترجمہ: اللہ تعالی نے پھوپھی اور خالہ کو حرام قرار دیا اور ان دونوں کی بیٹیوں، اور ایسے ہی ان کی اولادوں

کو حرام قرار نہیں دیا، اگرچہ ان کی اولاد میں سے نیچے تک کوئی ہو، ان کے ساتھ باہم نکاح کرنا جائز ہے۔(البنایۃ شرح ہدایہ، المحرمات من جھۃ السبب، جلد5، صفحہ22، مطبوعہ بیروت)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ: زید و عمرو حقیقی چچازاد بھائی ہیں اب عمرو کی دختر کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "**اپنے حقیقی چچا کی بیٹی یا چچازاد بھائی کی بیٹی** یا غیر حقیقی دادا کی اگرچہ وہ حقیقی دادا کا حقیقی بھائی ہو، اور رشتے کی بہن جو ماں میں ایک نہ باپ میں شریک نہ باہم علاقہ رضاعت **جیسے ماموں خالہ پھوپھی کی بیٹیاں یہ سب عورتیں شرعاً حلال ہیں جبکہ کوئی مانع نکاح مثل رضاعت و مصاہرت قائم نہ ہو**۔ قال اللہ تعالی "**وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ**" اللہ تعالی نے فرمایا: محرمات کے علاوہ عورتیں تمھارے لیے حلال ہیں۔ "(فتاوی رضویہ، ج11، ص413، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملخصاً)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اور اصلِ بعید کی فرعِ قریب جیسے اپنے دادا، پردادا، نانا، دادی، پردادی، نانی، پرنانی کی بیٹیاں یہ سب حرام ہیں اور اصلِ بعید کی فرعِ بعید جیسے اُنہی اشخاصِ مذکورہ آخر (یعنی آخر میں ذکر کیے گئے افراد جیسے اپنے دادا، پردادا وغیرہ) کی پوتیاں نواسیاں، جو اپنی اصل قریب کی فرع نہ ہوں، حلال ہیں۔"(فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ516-517، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم